حدیث کا درایتی معیار

(داخلی فہمِ حدیث)

۱۰

ایمان بالرسل

(۴) ختمِ نبوّت

مولانا محمد تقی امینی صاحب ناظم دینیات علی گڈھ مسلم یونیورسٹی

ختمِ نبوت | نورانی دنیا سے یہ فیض (علم وادراک) جوہرِ انسانیت کی تربیت و پرورش کے لئے تھا جس کے قویٰ و خواص ابتداءً خام حالت میں تھے (جس طرح سونا کان سے نکلکر خام حالت میں ہوتا ہے) پھر بتدریج اس علم وادراک کے ذریعہ ان میں پختگی و توانائی آتی رہی اور جب اس جوہر کی صلاحیت "مطلوبہ سرفرازیوں" کے لئے ابھرآئی تو فیض رسانی کے سلسلہ کو بند کر دیا گیا کیونکہ اگر اس کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہتا تو انسان نورانی دنیا کی فیض رسانی پر اعتماد و بھروسہ کر کے مخفی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی جدو جہد میں نہ مصروف ہوتا اور تعمیر و ترقی کی وہ نوع نہ وجود میں آتی جو سلسلہ ختم ہونے کے بعد

وجود میں آئی جیسا کہ ختم نبوت سے قبل ہر اہم کام کے لئے رسول اور نبی کا انتظار قوموں کے حالات و واقعات سے ثابت ہے۔

تاریخ انسانی کے دو بڑے حصے | اس طرح جوہر انسانیت کی خامی و پختگی کے لحاظ سے تاریخ انسانی دو بڑے حصوں میں منقسم ہے۔

(۱) قبل ختم نبوت اور

(۲) بعد ختم نبوت

قبل ختم نبوت | قبل ختم نبوت میں جوہر انسانیت کی خامی بتدریج دور کی جا رہی تھی اس لئے ہر قوم و گروہ میں رسول و نبی آتے رہنا ناگزیر تھا اور اُن میں کسی کی بھی تعلیم کو بقاء و استحکام نہ حاصل ہونا لازمی تھا اگر پختگی سے پہلے رسول و نبی کا سلسلہ بند کر دیا جاتا یا ان میں کسی کی تعلیم کو بقاء و دوام کی سعادت حاصل ہوتی تو جوہر انسانیت کو پختگی نہ میسر آتی اور موجودہ خامی کو استقرار و جماؤ حاصل ہو جاتا پھر خلافت و نیابت کا وہ تصور نہ اُبھرنے پاتا جو ختم نبوت کے بعد اُبھرا۔

بعد ختم نبوت | بعد ختم نبوت میں خامی دور کرنے کا مرحلہ ختم ہو چکا تھا اب پختگی و توانائی کے بعد صلاحیتوں کی "ضابطہ بندی" کا مرحلہ تھا جس کے لئے مختلف رسولوں اور نبیوں کا آتے رہنا یا تعلیمات میں ردّ و بدل کرتے رہنا دونوں سخت مضر تھے اس بناء پر صلاحیتوں کی "ضابطہ بندی" کے لئے ایک رسولؐ اور اس کی تعلیم کو جامع و کامل بنا کر بقاء و دوام کی سعادت سے نوازا گیا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جوہر انسانیت میں نورانی و حیوانی بنیادوں کے درمیان تجاذبی قوت کی ایک حد مقرر ہے جو دونوں کی طبعی خصوصیات پر مبنی ہے پختگی کے بعد اس حد میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔ نہ خلافت و نیابت کی صلاحیتوں کا نظام درہم برہم ہو جاتا جس طرح لوہے کے ٹکڑے میں خارجی مقناطیسی میدان کے ذریعہ لوہائی مقناطیسیت پیدا کرنے میں ایک حد ایسی آتی ہے کہ پیدا شدہ مقناطیسیت میں مزید اضافہ نہیں کیا جا سکتا

خواہ خارجی مقناطیسی میدان میں کتنا ہی اضافہ کیوں نہ کر دیا جائے۔ ختم نبوت پر جو علم و ادراک دیا گیا وہ اس حد کے لحاظ سے نہایت جامع و کامل ہے کہ حد کو اپنی جگہ رکھتے ہوئے اس پر مزید اضافہ کی گنجائش نہیں ہے اور "حد" کو بدل دینے میں خلافت و نیابت کا نظام درہم برہم ہوتا ہے اس لئے رسالت و نبوت کو ختم کر دیا گیا اور علم و ادراک کا سلسلہ روک دیا گیا۔

ختم نبوت سے متعلق یہ آیت ہے۔

ختم نبوت سے متعلق آیتیں	مَاكَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا	محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے[1]

عربی لغت و محاورے میں ختم کے معنی بند کرنے، مہر لگانے، ختم کر دینے اور کام سے فارغ ہو جانے کے ہیں مثلاً

ختم الاناء	برتن کا منہ بند کر دیا۔
ختم الکتاب	خط پر مہر لگا دی۔
ختم علی القلب	دل پر مہر لگا دی۔
ختم الشیٔ (بلغ آخرہ)	شی کے آخر تک پہنچ گیا۔
خاتم القوم (آخرھم)	قوم کا آخری آدمی
ختم العمل (فرغ من العمل)	کام سے فارغ ہو گیا۔

عربی زبان کی ہر مستند لغت میں ختم اور خاتم کے یہی معنی ہیں[2] پھر جوہر انسانیت میں تجاذبی قوت کی مقررہ حد لوگوں کو معلوم نہ تھی اس لئے "وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا" کے ذریعہ ہر قسم کے شکوک و شبہات کو ختم کر دیا گیا کہ اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے اور ختم نبوت کے وقت کو بھی وہی جانتا ہے کہ کب اس کا وقت ہے؟

ختم نبوت جس رسولؐ پر ہوا وہ روئے زمین کے تمام انسانوں کا رسولؐ ہے ہر قوم و ہر گروہ کے لئے علیحدہ رسول و نبی کی ضرورت نہیں رہی قرآن حکیم میں ہے۔

---

[1] الاحزاب ع ۵ [2] اقرب الموارد۔ لسان العرب اور قاموس وغیرہ۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (سبا ع ۳)

ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشی اور ڈر سنانے والا رسول بنا کر بھیجا لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت سے) واقف نہیں ہیں۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا نِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (الاعراف ع ۲۰)

آپ کہہ دیجئے اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کے لئے آسمان و زمین کا ملک ہے۔

معنویت حاصل کرنے والی حدیثیں | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف آیتوں سے معنویت حاصل کرکے فرمایا

كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لا نبي بعدي وسيكون خلفاء[۱]

بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کرتے تھے جب کسی نبی کا وصال ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا بلکہ خلفاء ہوں گے۔

ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين[۲]

میری اور مجھ سے پہلے گذرے ہوئے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی مگر ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹی ہوئی تھی۔ لوگ اس عمارت کے گرد چکر لگا کر دیکھتے اور اس کی خوبی پر اظہار حیرت کرتے ہوئے کہتے تھے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں

اس مضمون کی کئی حدیثیں مسلم میں بھی ہیں اور آخری حدیث میں یہ الفاظ ہیں

---

۱ بخاری ج ا کتاب المناقب باب ما ذکر عن بنی اسرائیل۔

۲ بخاری ج ا کتاب المناقب باب خاتم النبیین۔

فجئت فختمت الانبیاء[1] پس میں آیا اور میں نے انبیاء کا سلسلہ ختم کردیا۔

ایک حدیث میں فرمایا

ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی[2] رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔

کان کل نبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی کل احمر واسود[3] ہر خاص نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں ہر سیاہ و سرخ کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

ارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون[4] میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میرے اوپر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

ختم نبوت کا علم و ادراک | ختم نبوت پر جو علم و ادراک دیا گیا وہ مقررہ حد پر پہنچنے کے بعد ہے اس بناء پر صلاحیتوں کی ضابطہ بندی کے لحاظ سے کامل و مکمل ہے اب اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ قرآن حکیم میں ہے۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ (الانعام ع ۱۴) آپ کے رب کی سچائی اور انصاف کی باتیں کامل ہوگئیں اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (مائدہ ع ۱) آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کردیا اور تمہارے لئے اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے دینِ اسلام کو پسند کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

---

[1] مسلم ج ۲ کتاب الفضائل باب خاتم النبیین۔

[2] مسند احمد بن حنبل عن انس بن مالک وترمذی کتاب الرؤیا باب ذہاب النبوۃ

[3][4] مسلم ج ۱ کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ

فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم[۱] الخ
میں نبیوں پر چھ چیزوں میں فضیلت دیا گیا ہوں ان میں ایک یہ ہے کہ "جوامع الکلم مجھے عطا ہوا۔"

دوسری روایت میں ہے

بعثت بجوامع الکلم[۲]
میں "جوامع الکلم" کے ساتھ بھیجا گیا ہوں

"جوامع الکلم" سے مراد آسان و مختصر الفاظ جن میں کثیر معانی پائے جائیں[۳] ابن قیم کہتے ہیں

جوامع الکلم ھی الالفاظ الکلیۃ العامۃ المتناولۃ لافرادھا[۴]
جوامع الکلم وہ عام کلی الفاظ جو اپنے تمام افراد کو شامل ہوں۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم فواتح الخیر وجوامعہ او جوامع الخیر وفواتحہ[۵]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امور خیر کے فواتح (سرچشمے) اور امور خیر کے جوامع (مجموعے) کی تعلیم دی گئی۔

علم و ادراک پر رسول اللہ کی شہادت | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس علم و ادراک پر "شاہد" بنا کر بھیجا گیا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا[۶]
اے نبی ہم نے آپ کو بھیجا گواہ بنا کر بشارت دینے والا ڈرانے والا اللہ کے حکم سے اس کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

[۱ و ۲] مسلم ج ا کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ۔

[۳] نووی شرح مسلم حوالہ بالا

[۴] ابن قیم۔ اعلام الموقعین ج ا تفسیر جوامع الکلم

[۵] مسند احمد بن حنبل ج ا ص ۴۳۷ عن عبداللہ بن مسعود۔

[۶] الاحزاب ع ۶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام شہادت پر کھڑا کر دینا اپنے اندر بڑی معنویت رکھتا ہے یہ شہادت فہم وادراک سے قول وعمل سے دنیا وآخرت میں ہر جگہ مراد ہے چنانچہ نماز کے بعد آپ فرمایا کرتے تھے

انا شہید انت الرب وحدک لاشریک لک انا شہید ان محمداً عبدک ورسولک انا شہید ان العباد کلھم اخوۃ[1]	میں گواہ ہوں کہ تو رب ہے تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں گواہ ہوں کہ محمد تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے۔ میں گواہ ہوں کہ سب بندے بھائی بھائی ہیں۔

آخرت کے بارے میں ہے۔

انی فرط لکم وانا شہید علیکم[2]	میں تم سے پہلے جانے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں۔

اسی شہادت کی بنا پر حدیث میں ہے۔

فمن اطاع محمداً صلی اللہ علیہ وسلم فقد اطاع اللہ ومن عصیٰ محمداً فقد عصی اللہ ومحمد فرق بین الناس[3]	جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں

شاہد علی الشاہد کی حیثیت اس "شہادت" کو جن لوگوں نے اپنی زندگی میں رچایا اور بسایا ان کو بھی "شاہد" بنایا گیا جن کی حیثیت "شاہد علی الشاہد" کی ہے۔

قرآن حکیم میں ہے

لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور "تم" لوگوں پر گواہ

---

[1] مسند احمد بن حنبل ج ۴ ص ۳۶۹ عن زید بن ارقم

[2] بخاری ج ۲ کتاب الزمان باب مایحذر من زہرۃ الدنیا الخ

[3] بخاری ج ۲ کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ (الحج ع ۱۰) ہو۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (البقرہ ع ۱۷)

اسی طرح ہم نے تم کو معتدل اُمت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔

اس "شاہد" کو جس قدر فضیلت و برتری حاصل ہے وہ "مقام شہادت" کی بنا پر ہے جیساکہ فرشتوں نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک مثال کے ذریعہ سمجھایا۔

فقالوا ان لصاحبکم ھذا مثلا فاضربوا له مثلا فقالوا مثله کمثل رجل بنی دارا وجعل فیھا مأدبة وبعث داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المأدبة ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار ولم یأکل من المأدبة فقالوا الدار الجنة والداعی محمد [۱]

فرشتوں نے کہا کہ تمھارے اس صاحب (رسولؐ) کی ایک مثال ہے اس کو بیان کرو وہ مثال یہ ہے کہ کسی نے گھر بنایا اور اس میں دسترخوان چنا اور کھانے کے لئے بلانے والے کو بھیجا جس نے داعی کی بات قبول کی وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کھایا اور جس نے نہیں قبول کیا نہ وہ گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان سے کھایا کہا انھوں نے کہ دار سے مراد جنت ہے اور داعی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

دوسری جگہ ہے

انتم تتمون سبعین امة انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ تعالیٰ [۲]

تم ستر بڑی امتوں کے تمام کرنے والے ہو اللہ کے نزدیک تم ان میں سب سے بہتر اور معزز ہو۔

علم و ادراک میں درک و بصیرت کا حکم | مقام شہادت ہی کی بنا پر اس علم و ادراک میں درک و بصیرت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا کہ اس کے بغیر فرائض کی ادائیگی کی کوئی شکل نہیں ہے

---

[۱] بخاری ج ۲ کتاب الاعتصام باب الاقتدا بسنن رسول اللہؐ۔

[۲] ترمذی و مشکوٰۃ باب ثواب ہذہ الامۃ۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ (التوبہ ع ۱۵)

کیوں ایسا نہ کیا گیا کہ مومنوں کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکل آئی ہوتی جو دین میں تفقہ حاصل کرتی اور جب وہ اپنے گروہ میں واپس جاتی تو لوگوں کو (جہل و غفلت کے نتائج سے) ہوشیار کرتی تاکہ لوگ برائیوں سے بچیں۔

تفقہ فی الدین (دین میں فہم و بصیرت) کے لئے رسمی علم کافی نہیں ہے بلکہ وہ فہم و فراست درکار ہے جو عقل و قلب دونوں کے آمیزہ سے تیار ہوتی ہے[1]۔ اس کے بغیر مذکورہ علم و ادراک کے لئے مقام شہادت نہیں حاصل ہو سکتا۔ دین میں تفقہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے جو ہر کسی کو نہیں حاصل ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من یرد اللہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی[2]

جس شخص کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین میں تفقہ (بصیرت) عطا فرماتا ہے میں (علم کو) تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ (سمجھ) دیتا ہے۔

ایک موقع پر رسول اللہ نے صحابہ کرام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

ان رجالاً یأتونکم من اقطار الارض یتفقہون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بہم خیراً[3]

لوگ تمھارے پاس مختلف اطراف سے دین میں تفقہ حاصل کرنے کے لئے آئیں گے جب وہ آئیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو یہ میری وصیت ہے

علماء انبیاء کے وارث مقام شہادت ہی کی بناء پر رسول اللہ نے علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا اور عالم کی عابد پر فضیلت بیان فرمائی۔

ان فضل العالم علی العابد کفضل القمر

عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے۔ جیسے

---

[1] امینی۔ فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر۔ فقہ کی حقیقت

[2] [3] بخاری و مسلم و مشکوٰۃ کتاب العلم۔

لیلۃ البدر علی سائر الکواکب وان العلماء ورثۃ الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارًا ولا درھمًا وانما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر

چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء دینار اور درہم کے وارث نہیں بناتے وہ علم کے وارث بناتے ہیں جس نے علم حاصل کیا اس نے بڑا حصّہ پالیا۔

دوسری جگہ ہے۔

فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم

عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے میری فضیلت تم میں ادنیٰ شخص پر ہے۔

وارث بنانے کا مقصد انبیاء کی وراثت یا شہادت مذکورہ علم وادراک کی صرف ترجمانی سے نہیں حاصل ہوتی بلکہ اس کے لئے ہر دور و زمانہ میں وہ تعبیر و تشریح اور اخذ و استنباط کی صلاحیت درکار ہے کہ جس کے ذریعہ نمو پذیر زندگی اور ترقی پذیر معاشرہ کا رشتہ علم وادراک سے منقطع نہ ہونے پائے۔ یہ زندگی اور معاشرہ جوہر انسانیت کی انھیں صلاحیتوں سے وجود میں آئے گا جن کی پختگی کے بعد علم وادراک آیا ہے۔ اس بناء پر زندگی اور معاشرہ کی ترقی سے جس قدر نئی جزئیات پیدا ہوں گی وہ سب علم وادراک کے اصول و کلیات میں موجود ہیں صرف ان سے اخذ و استنباط کی ضرورت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء کو انبیاء کا وارث قرار دے کر گویا یہ ظاہر فرمایا کہ نبوت اگرچہ ختم ہوگئی لیکن کارِ نبوت ہمیشہ جاری رہے گا اور ہر دور و زمانہ میں علم وادراک کی تعبیر و تشریح اور اس سے اخذ و استنباط کا سلسلہ جاری رہے گا اگر اس سلسلہ کو بند کیا گیا تو ختمِ نبوت پر حرف آئے گا اور کارِ نبوت نہ جاری رہ سکے گا جب کہ اس کا جاری رہنا ختمِ نبوت کا مقصود و مطلوب ہے۔

(باقی آئندہ)